عبدالبر اثری فلاحی

تعارف وتبصرہ

عالمِ اسلام کی روحانی صورتحال

از:- اسرار عالم

کتابت وطباعت:- عمدہ **صفحات:-** ۱۳۰ **قیمت:-** غیر مذکور

ناشر:- اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)، ۱۶۱ ایف، جوگا بائی، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵

انسان دراصل روح سے عبارت ہے۔ اسی کی زندگی اور ارتقاء پر انسان کی زندگی اور ارتقاء کا انحصار ہے۔ اس لئے ہر احتساب کے وقت اسے ٹٹولنا نہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے۔ اس وقت عالمِ اسلام اس پہلو سے کس پوزیشن میں ہے اس کا ایک جائزہ مکرمی اسرار عالم صاحب نے اپنی اس کتاب میں لینے کی کوشش کی ہے، موصوف گوناگوں صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ ان کیلئے یہ کام قدرے آسان تھا، چنانچہ موصوف نے بھرپور جائزہ لیا ہے، ہر سوچنے سمجھنے والوں کو ان کے اٹھائے ہوئے نکات پر ضرور غور کرنا چاہئیے میری سمجھ سے وہی اس کتاب سے واقعۃً استفادہ بھی کر سکتے ہیں اس لئے کہ عوام کیلئے اسے سمجھنا مشکل ہے۔ کیونکہ اصطلاحات اور تعبیرات نیز اسلوب بیان مجمل، مشکل، پیچیدہ اور گنجلک ہے عام لوگوں کیلئے اسے اخذ کر لینا آسان بات نہیں، اس لئے اہل علم اسے سمجھیں اور عوام کو سادہ زبان میں سمجھائیں تبھی اس کا واقعۃً فائدہ سامنے آسکتا ہے۔

اخیر میں اتنا عرض کرتا چلوں کہ موصوف کے اس احساس سے اتفاق کرنا میرے لئے مشکل ہو رہا ہے کہ جتنی خرابیاں بھی پائی جارہی ہیں سب کے پیچھے صرف یہودی سازش ہی کام کر رہی ہے اور دوسرا اسباب نہیں۔ واضح رہے کہ موصوف کے اسلوب بیان سے کچھ ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے، میری سمجھ سے یہ درست نہیں اور بھی مختلف

بقیہ ص پر

محمد اسمٰعیل فلاحی

جامعہ کے لیل و نہار

مولانا جلال الدین عمری جامعہ میں

۲۷ر مارچ ۱۹۹۶ء کو ناظم اعلیٰ مولانا سید جلال الدین عمری مدظلہ العالی جامعہ تشریف لائے اور کئی روز قیام رہا۔ اثنائے قیام اساتذہ، کارکنان اور طلبہ سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے علاوہ نظامت کا چارج بھی موصوف نے لیا۔ جناب محمد اشفاق صاحب (سکریٹری تعلیمات) بھی آپکے ہمراہ تھے۔

ناظم اعلیٰ نے طلبہ سے دوران خطاب کہا کہ آپ ایک اعلیٰ وارفع اور پاکیزہ مقصد لیکر جامعہ آئے ہیں کہ دین کا علم حاصل کریں گے، اسے اپنی طاقت کی حد تک اپنی زندگیوں میں اتاریں گے اور اس کا نمونہ بننے کی کوشش کریں گے اور یہاں سے جانے کے بعد ان دینی معلومات کو دنیا میں عام کرنے اور غالب کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ وہ مقصد ہے جو جامعہ کے در و دیوار سے سنائی دینا چاہئیے۔ اس کے کمرے بول رہے ہوں، اس کی جھوپڑیاں بول رہی ہوں، اس کی فضا بول رہی ہو۔ اگر یہ مقصد آپ کے سامنے ہوگا تو آپ کا ہر لمحہ قیمتی ہوگا اور آپ اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے۔ بالکل ایسے ہی جیسے کسی آدمی کو پانچ منٹ یا دس منٹ کے اندر دو میل کا سفر کرنا ہے۔ وہ راستے میں کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ اچھا مارکیٹ ہو، کہیں کوئی تماشا ہو رہا ہے کوئی چیز بھی اسے اپنی جانب متوجہ نہیں کر سکے گی۔ یاد رکھئے زندگی کے ہر لمحہ کا حساب دینا ہوگا، خاص طور سے جوانی کا۔ ہر شب جائزہ لیجئے کہ میرا دن کیسے گذرا؟ کاروبار کرنے والے روزانہ رات میں حساب

کر لیتے ہیں پھر بستر پر جاتے ہیں۔ آپ کی گفتگو کا یہی موضوع بن جائے کہ کیوں آئے ہیں، کیا مقصد ہے آپ کا؟ دوسرے مدرسہ میں کیوں نہیں گئے؟ یہیں کیوں آئے اور کیا وہ مقصد پورا ہو رہا ہے، اپنے ساتھیوں سے اس پر گفتگو کیجئے۔

اگر یہ مقصد تازہ رہے گا تو پوری توجہ تعلیم کی طرف ہوگی۔ جو تعلیم کی طرف متوجہ رہتا اور پڑھنے میں لگا رہتا ہے اساتذہ کی آنکھ کا تارا وہی ہوتا ہے اور طلبہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ کی سرجا تو شکایت سنی جا سکتی ہے لیکن اگر تعلیم میں کمی ہو تو اس کی کوئی توجیہہ ممکن نہیں، فرض کیجئے اگر یہاں پڑھنے پڑھانے کا ماحول نہ ہو، کورس پورا نہ ہو، فضا خراب ہو کچھ لوگ ہنگامے کریں، تو بتایئے کس کا نقصان ہوگا؟ صرف آپ کا نقصان، کسی دوسرے کا نہیں، فرض کیجئے اگر کوئی طالب علم باہر سے فضا کو خراب کرنے کی کوشش کرے تو اس کی بہت شکنی ہونی چاہئے۔

جو کچھ آپ پڑھ رہے ہیں، اسے اپنی زندگی میں اتارنے کی کوشش کیجئے۔ قرآن میں پڑھتے ہیں کہ نماز کی پابندی کرنی چاہئے، الحمدللہ آپ کرتے ہیں لیکن اگر کوئی نہیں کرتا تو اسے سمجھایئے۔ فرض کیجئے کسی کے اندر غیبت کرنے کی عادت ہے، یا کسی کو غصہ زیادہ آتا ہے، اسے سوچنا چاہئے کہ کیا قرآن و حدیث کی یہی تعلیم ہے۔

ناظم اعلیٰ نے آگاہ کیا کہ ہر ادارہ کے کچھ ضابطے اور قاعدے ہوتے ہیں۔ ادارہ اسی وقت صحیح طریقہ سے چل سکتا ہے جب ان کی پابندی کی جائے۔ اس لئے ہم سب کو ان ضابطوں کا سختی سے پابند ہونا چاہئے۔ بڑے شہروں میں جانے کا اتفاق ہوا ہوگا، قاعدہ ہے کہ بائیں طرف سے چلنا ہوتا ہے۔ لال بتی ہو تو رکنا ہوتا ہے، آپ کو جلدی کیا ہے ٹرین چھوٹ جائے پھر بھی آپ

کو رکنا ہی ہے۔ وہاں موجود شخص اس کی پابندی کراتا ہے۔ اگر آپ نہیں رکیں گے تو خود مریں گے یا دوسروں کو ماریں گے۔ قاعدے اور ضابطے کے نفاذ کے لئے جو سختی کی جاتی ہے وہ دراصل آپ ہی کے فائدے کیلئے ہے۔

اس موقع پر ناظم اعلیٰ کے کئی خطاب ہوئے۔ بقیہ خطابوں کی تلخیص اگلے شمارے میں ہم دینے کی کوشش کریں گے۔

نئے نائب ناظم جامعہ

ناظم اعلیٰ جامعۃ الفلاح جناب مولانا جلال الدین عمری صاحب نے مولانا ابوالبقار ندوی صاحب کو عارضی طور سے اپنا نائب مقرر کیا ہے۔ موصوف جامعہ کے پڑوس ہنگائی پور کے رہنے والے ہیں۔

عبدالبر اثری فلاحی ایس آئی ایم کے صدر

حیات نو کے معاون مدیر اور استاد جامعۃ الفلاح جناب مولانا عبدالبر اثری فلاحی صاحب ۲۷ تا ۲۹ فروری ۱۹۹۶ء کو احمدآباد میں ہونے والے مرکزی مجلس نمائندگان کے اجلاس میں ایس آئی ایم کے کل ہند صدر منتخب ہوگئے ہیں۔ موصوف نے جناب عبدالعزیز سلفی فلاحی سابق صدر ایس آئی ایم سے ۲۷ مارچ ۱۹۹۶ء کو مرکز ایس آئی ایم دہلی میں باضابطہ چارج لے لیا ہے اور جامعہ سے سبکدوش ہوکر اپنی نئی اور اہم ذمہ داری کیلئے یکسو ہوگئے ہیں۔

محمد نعیم فلاحی ایم فل (اردو) میں اول

راجستھان یونیورسٹی جے پور کے شعبۂ اردو و فارسی میں سینیئر ریسرچ فیلو محمد نعیم فلاحی نے ۱۹۹۴ء میں ہونے والے ایم فل (اردو) کے امتحان میں شعبہ میں مجموعی طور پر ۶۰٪ فیصد نمبرات حاصل کرکے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ مقالہ کا موضوع "قرآن مجید کے اولین دو اردو تراجم" (ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ و ترجمہ شاہ رفیع الدینؒ) کا تاریخی و لسانی جائزہ" تھا۔ یہ مقالہ ڈاکٹر سید فرید احمد برکاتی

ایسوسی ایٹ پروفیسر و سابق صدر شعبہ اردو و فارسی کے اشراف اور نگرانی میں تیار کیا گیا تھا مقالہ میں انھوں نے ۸۲ ٪ فیصد نمبرات حاصل کئے ۔

انجمن طلبہ قدیم قطر یونٹ

انجمن طلبہ قدیم جامعۃ الفلاح قطر یونٹ فعال یونٹوں میں سے ہے، ۲۰ / جنوری ۲۰۰۸ء کو اس یونٹ کا انتخابی اجلاس عمل میں آیا اور برادر مکرم جناب مولانا عرفان احمد صاحب فلاحی صاحب شمسی بدستور صدر یونٹ باقی رہے جبکہ محمد اکرم فلاحی، طارق سلیم فلاحی اور عبد العزیز فلاحی بالترتیب سکریٹری، خازن اور معاون کی حیثیت سے منتخب ہوئے ۔ اس یونٹ نے حسب روایت انجمن، حیات نو اور نادار طلبہ کے تعاون کا اپنا عزم دہرایا ہیں امید ہے کہ اس کا تعاون جاری رہے گا، یہ یونٹ اللہ کے فضل سے صاحب علم اور صاحب قلم فلاحیوں سے مالامال ہے، ہم اس یونٹ کے تمام ممبران خصوصاً صدر یونٹ جناب عرفان احمد صاحب فلاحی کی جانب سے معنوی تعاون کے بطور خاص منتظر ہیں ۔

تعمیرات

کلیۃ البنات میں نئی درسگاہ کے گراؤنڈ فلور کی ان دنوں تعلیم ہو رہی ہے اور پہلی منزل زیر تعمیر ہے، کلیۃ البنات کے نئے دار الاقامہ میں اس سال بھی طالبات منتقل نہ ہو سکیں، جب تک اس کی چہار دیواری بن نہیں جاتی منتقلی ممکن نہیں ہے ۔ چہار دیواری میں کم و بیش ۱۰ لاکھ کا تخمینہ ہے۔ یہ ایک خطیر رقم ہے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ سال بھی گذر جائے اور چہار دیواری مکمل نہ ہو سکے ۔

مرکزی لائبریری میں تعمیر کا کام ان دنوں بند ہے، طیبہ منزل کے بعض کمروں میں پلاسٹر اور فرش کا کام جاری ہے ۔

فلاحی برادران کو صدمہ

ادارہ حیات نو کو تاخیر سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق جناب مشرف حسین

صاحب فلاحی کی والدہ پچھلے دنوں انتقال کر گئیں۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق ۲۷ر فروری ۱۹۹۶ء بروز منگل کو برادرم مسیح الزماں فلاحی ندوی (قصبہ لار) کے والد محترم جناب محمد صدیق صاحب طویل علالت کے بعد ۷۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

داخلوں کی تکمیل

۸ر شوال سے حسب ضابطہ جامعہ کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو گیا۔ ضمنی امتحانات بھی ہوئے اور نئے داخلے بھی۔ اب داخلے بند ہو چکے ہیں۔ جگہ اور وسائل کی تنگی کی بنا پر بہت سے طلبہ کو واپس جانا پڑا۔

نیا تقرر

رضوان احمد فیقی فلاحی کا شعبۂ اعلیٰ میں بحیثیت استاد تقرر عمل میں آیا ہے۔ اور قدیم استاد جناب ماسٹر محمد عبداللہ صاحب دوبارہ انگریزی کے استاد کی حیثیت سے تشریف لائے ہیں۔

مکتبہ کی جانب توجہ

کسی بھی علمی ادارہ کی جان مکتبہ ہوتا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس جانب توجہ ہے۔ اس سال ڈیڑھ لاکھ کی کتابوں کا اس میں اضافہ ہوا ہے۔

فارغین کو الوداعیہ

جامعہ میں روایت ہے کہ فراغت کے موقع پر طلبہ وطالبات کو جامعہ کی جانب سے الوداعیہ دیا جاتا ہے۔ امسال بھی یہ الوداعیہ دیا گیا۔ جامعہ کے الوداعیہ کے بعد انجمن طلبہ قدیم ان طلبہ کا استقبال کرتی اور اس بات کی کوشش کرتی ہے کہ اس انجمن سے ان کی وابستگی ہو جانے کے بعد وہ ضائع ہونے سے محفوظ ہو سکیں اور سب مل کر مقاصد جامعہ کی تکمیل میں حصہ لیں۔ اس سال بھی انجمن کی جانب سے استقبالیہ دیا گیا۔

الوداعی تقریب میں طلبہ کے جو تاثرات سامنے آئے اور اساتذہ نے جو نصیحتیں کیں انہیں ہم نذر قارئین کرتے ہیں۔

سب سے پہلے عزیزی محمد الیاس واگولوی نے اپنے احساسات ان الفاظ میں پیش کئے ۔

جامعۃ الفلاح کی یہ سات سالہ زندگی ختم ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ عمر

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہوگئی ۔

جامعۃ الفلاح میں میں نے ایسی عمر میں قدم رکھا تھا جب میں باشعور ہو چکا تھا اور اچھے برے کو پرکھنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ تحریک اسلامی سے وابستگی کے بعد دل میں یہ خیال آیا کہ تحریک اسلامی کی خدمت کے لئے ایسے افراد درکار ہیں جن کے اندر قرآن وسنت کا گہرا مطالعہ ہو۔ تحریک اسلامی کے اکابر سے ملاقات کے بعد میری نگاہ جامعۃ الفلاح پر ٹک گئی اور میں یہاں عربی اول میں داخل ہوا ۔ فلاح میں سات سال کی طویل مدت گذری لیکن یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چند لمحے تھے جو تیزی سے گذر گئے، یا یہ کہ ایک خواب تھا، حسین خواب جس سے میں بیدار ہوا ہوں، جو حسین خواب میں نے دیکھا ہے، اسے شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے انشاء اللہ اپنا آخری قطرہ خون نچوڑ دوں گا۔ کالج کی دنیا کے بعد جامعۃ الفلاح میں قدم رکھا تو وہ اساتذہ کرام ملے جن کا تصور ہمیں قرآن وسنت میں ملتا ہے ۔ یہ اساتذہ اسی کی عملی تصویر ہیں۔ انہوں نے میری فکر کے گیسوؤں کو سنوارا مجھے بلند عزائم اور پاکیزہ جذبات عطا کئے اور قدم قدم پر مجھ سے ہونے والی لغزشوں سے درگذر فرمایا اور مجھے اس قابل بنایا کہ دنیا کے سامنے جاکر میں جامعۃ الفلاح کے مقصد کی ترجمانی کروں اور دنیا کو بتاؤں کہ اسلام دنیا کے لئے بلاشبہ پیغام نجات ہے

اپنے مشفق اساتذہ کا شکریہ ادا کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میرے جذبات کی ترجمانی الفاظ کے بس کی بات نہیں۔ شکریہ ادا کرنے کا ایک عملی رخ یہ ہے کہ ہم اپنے اساتذہ کرام کے پاکیزہ جذبات اور نیک تمناؤں کو جو انہوں نے ہم سے وابستہ کی ہیں، پورا کرنے کی کوشش کریں۔

زندگی کے سمندر میں اب مجھے قدم رکھنا ہے ہوسکتا ہے کہ اس کی موجیں اور اس کے تھپیڑے زیادہ دن جینے نہ دیں اور ہماری زندگی کا چراغ ہی گل ہو جائے کچھ نہیں معلوم ۔ میں اپنے تمام اساتذہ کرام کے سامنے اور بطور خاص ان اساتذہ کے سامنے جنہوں نے میری تربیت پر خصوصی نظر رکھی ، اپنی غلطیوں اور خامیوں کا اعتراف کرتا ہوں اور نہایت ہی ادب ، دردمندی ، سوز اور خلوص کے ساتھ معافی کا خواستگار ہوں ، اپنی طرف سے بھی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے بھی ۔ باپ کو ناراض کر کے کوئی جنت میں کیسے جا سکتا ہے ؟ جب کہ استاد کا درجہ باپ سے کم نہیں ۔ وہ صلبی باپ ہیں ، یہ روحانی باپ ۔ بڑا مرتبہ ہے استاد کا ، بھلایا نہیں جا سکتا انہیں ، میں گذارش کروں گا کہ ہمارے اساتذہ ہمیں معاف فرمائیں ۔ اس موقع پر اپنے ساتھیوں سے بھی جن کے ساتھ رفاقت کا ایک طویل سلسلہ ہے ، درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی معاف فرمائیں ۔ میں جذباتی طالب علم تھا ۔

میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جامعۃ الفلاح نے جس مقصد کے لئے ہمیں تیار کیا ہے اس مقصد کی خاطر بغیر کسی تاخیر کے جد وجہد کا آغاز کروں گا ۔ اور امید رکھتا ہوں کہ اساتذہ کرام اور ہمارے ساتھی اس مقصد میں کامیابی کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں گے ۔

ایک دوسرے فارغ ہونے والے طالب علم عزیزی ذیشان احمد ولید یاگنجی نے اپنے خیالات یوں ادا کئے کتنا حسین تھا ، وہ زمانہ جب میں نے بے شعوری کے عالم میں یہاں قدم رکھا تھا ۔ اب آخری ایام ہیں ۔ اپنے قابل احترام اساتذہ کی رہنمائی کی بدولت میں آج یہاں تک پہونچ سکا ہوں ۔ جامعۃ الفلاح میرا سب کچھ رہا ہے ۔ یہیں پروان چڑھا بچپن کی یادیں اور اب عنفوان شباب کی لطافتیں سب اسی سے وابستہ ہیں ۔ مجھے الفاظ نہیں مل رہے ہیں ، کن الفاظ میں شکریہ ادا

کروں اپنے اساتذہ کا، ان سے درخواست ہے کہ میری ذات سے جو تکلیفیں پہونچی ہیں انہیں طفلانہ حرکتیں سمجھتے ہوئے درگذر فرمائیں اور دامن عفو میں چھپالیں۔

ان کے بعد رضوان احمد رفیقی (جوکونیاں) اپنے جذبات کا اظہار یوں کرتے تھے۔

وہ کیسے پاکیزہ احساسات اور کیسے بلند عزائم تھے جن کے ساتھ میں جامعۃ الفلاح میں عربی چہارم میں داخل ہوا تھا۔ مجھے یہاں اساتذہ کی الفتیں ملیں، شفقتیں ملیں، جہاں جہاں میں نے ٹھوکر کھائی انہیں اپنی رہنمائی کے لئے سامنے موجود پایا۔ انہوں نے اپنی ساری کوششیں صرف کر ڈالیں، لیکن اس کے باوجود آج میں محسوس کرتا ہوں کہ جتنا کسب فیض مجھے کرنا چاہئے تھا نہیں کر سکا، میری جھولی میں تھوڑی سی متاع ہے، جو بہرکیف میرا سرمایہ حیات ہے، میں اسے سنبھال کر رکھنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے باقی رکھے اور اس میں اضافہ فرمائے۔

یہاں یہ میرے آخری ایام ہیں۔ سوچتا ہوں۔ اب یہ الفتیں اور یہ شفقتیں کہاں ملیں گی، آج ان کی قدر سمجھ میں آرہی ہے۔ یہ علم وفن کے سمندر اب کہاں سے پاسکوں گا۔ اساتذہ کی محبتوں اور ان کی رہنمائیوں کی سوغات لئے جدا ہوتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ ہماری کوتاہیوں سے درگذر فرمائیں گے اور دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

طلبہ کے تاثرات کے بعد اساتذہ نے الوداعی نصیحتیں کیں۔

سب سے پہلے استاذ محترم مولانا رحمت اللہ اثری فلاحی مدنی صدر انجمن طلبہ قدیم اور سابق صدر جامعہ نے فرمایا۔ ہم تمام لوگ آج کے دن اپنے اندر جو احساسات پارہے ہیں، جن کا اظہار ابھی ہوا، یہ فطری ہیں۔ آپ جارہے ہیں اور ہم آپ کو بہرحال رخصت کر رہے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ آج ہی کے دن کے لئے ہم نے آپ کو رکھا تھا" آپ کی تعلیم وتربیت کی تھی۔ یہ دن تو بہرحال آنا تھا اور آیا ہے۔ ایک طرف تو ہمیں

آپ سے جدا ہونے کا غم ہے تو دوسری جانب یہ خوشی ہے کہ جس مقصد کے تحت ہم نے آپ کو یہاں رکھا تھا، آپ اس مقصد کو پا کر اسے اپنے ساتھ لیکر یہاں سے جا رہے ہیں۔

فارغ ہوتے وقت بہت سارے مسائل، خیالات اور طرح طرح کی باتیں فارغ ہونے والے کے ذہن میں آتی ہیں۔ آپ جہاں بھی جائیں، جس میدان کو بھی اپنائیں اور جو کچھ بھی کرنا چاہیں مجھے امید ہے کہ آپ ہرگز یہ نہیں بھولیں گے کہ آپ کون ہیں؟ فلاح میں کیوں آئے تھے اور یہاں سے کیا کچھ لیکر جا رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سنیں کہ فلاح سے نکلنے کے بعد کسی دیوار قہقہہ سے ایک ایسی چھلانگ لگائی کہ پھر آپ کا پتہ نہ چلا۔

انسان کو اپنی زندگی برقرار رکھنے کے لئے معاشی جد و جہد کرنا ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ پھسل جاتے ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ روزی دینے والا اللہ ہے۔ اسکی رضا کے ساتھ، اس کی خوشی حاصل کر کے رزق حاصل کریں تو یقیناً آپ قابل مبارکباد ہیں۔ لیکن اگر آپ نے اس کی رضا کو پس پشت ڈال دیا اور اپنی زندگی کے مقصد کو بھول گئے تو وہ آپ کو یہ دنیا تو ضرور دے گا لیکن جس مقصد کے لئے آپ یہاں آئے ہیں اس سے رشتہ بالکل کٹ جائے گا۔ دنیا حاصل کرنے کے لئے ضروری نہیں تھا کہ جامعۃ الفلاح میں پڑھتے بلکہ تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری نہیں تھا۔ کتنے ایسے ہیں جو الف، ب نہیں جانتے لیکن دولت بٹورتے ہیں۔ آپ نے قرآن مجید میں پڑھا ہے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جو بھی اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے اور اتنا کچھ دیتا ہے کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے یاد رکھئے معاش کو اصل مقصد نہ بنائیے۔ سب کی روزی پہلے سے لکھی ہوتی ہے۔ اللہ کی مرضی کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو کچھ اللہ نے آپ کے لئے لکھ رکھا ہے اس کو حاصل کرنے کیلئے کوشاں رہئے۔

یہاں سے جانے کے بعد اپنے علم کو آگے بڑھائیے اور اس میں کمال پیدا

کیجئے تاکہ آپ لوگوں کے لئے ناگزیر بن جائیں ۔ع

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی ۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید اور نماز سے آپ کا تعلق مضبوط ہونا چاہیئے، نماز اور تلاوت کا اہتمام کیجئے۔ تمام چیزیں آپ کو دستیاب ہونگی۔

آخری بات، اسے کہتا رہتا ہوں کہ میرا یہاں رہتے ہوئے طلبہ سے مختلف انداز کا تعلق رہا ہے، کبھی ذمہ دار کی حیثیت سے، کبھی صرف استاد کی حیثیت سے، میں نے طلبہ کے لئے جو چیز مفید سمجھی اس میں کسی پہلو سے کوئی رعایت روا نہیں رکھی، نرمی ہے یا گرمی ہے، ان کے بھلے کیلئے میں نے وہی کیا جو ان کے لئے مفید سمجھا۔ میرے طلبہ عزیز جو اب جا رہے ہیں، میں نے خالص صرف ان ہی کی خاطر کبھی مارا، پیٹا یا سرزنش کی ہے جو کبھی حد سے بھی گذر سکتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ وہ اسے اپنے دل سے نکال دیں۔ آپ جہاں رہیں، خوش رہیں، اپنے اساتذہ کے لئے دعا کرتے رہیں، اور جامعہ کی ترقی کے لئے بھی کوشاں رہیں۔

مولانا رحمت صاحب کے بعد مولانا نعیم الدین صاحب اصلاحی کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ایک بڑی تعداد فارغ ہو کر میدان عمل میں تشریف لے جا رہی ہے۔ یہ جہاں آپ کے لئے فخر کی چیز ہے وہیں جامعہ کے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ یہ بات آپ کے سامنے رہنی چاہیئے کہ یہ جامعہ جہاں برسوں تک رہ کر آپ نے تعلیم حاصل کی ہے، ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں ایک اہم مقام رکھتی ہے، اس ہندوستان میں ایک دو نہیں، سینکڑوں مدارس چپے چپے پر پھیلے ہوتے ہیں، سوال یہ ہے کہ سارے مدارس کو چھوڑ کر آپ جامعۃ الفلاح کیوں تشریف لاتے۔ اس سے بڑے بڑے ادارے موجود ہیں۔ سب سے قدیم ادارہ دارالعلوم دیوبند ہے، جو شاندار ماضی رکھتا ہے، اور ہندوستان میں مختلف میدانوں میں شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ صحیح

بات ہے کہ حدیث و فقہ میں اس نے جو مقام حاصل کیا ہے ہندوستان کے مدارس میں کوئی اس کا حریف اور ثانی نہیں۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کا نام بھی آپ جانتے ہیں، یہ بھی اپنا روشن ماضی رکھتا ہے، ادب اور تاریخ میں اس نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ محتاج تعارف نہیں ہیں، مدرسۃ الاصلاح (سرائمیر) کا نام بھی آپ سنتے آرہے ہیں، اس کی بھی اپنی ایک شان امتیاز ہے۔ بعض بعض شعبوں میں اس کی خدمات بے نظیر ہیں اور ان میں کوئی اس کا مدمقابل نہیں۔ اس کے باوجود آپ ان جگہوں میں سے کہیں نہیں تشریف لے گئے۔ جامعۃ الفلاح کا انتخاب آپ نے یا آپ کے سرپرستوں نے کیوں کیا؟ اسکا جواب صرف یہ ہے کہ اس نے جو اصول، ضابطہ اور منہج تعلیم دنیا کے سامنے پیش کیا ہے، واقعتاً اس کی کوئی نظیر نہیں ہے، ایک طرف قرآن مجید، حدیث، فقہ اور دیگر اسلامی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے، اس کے پہلو بہ پہلو دنیوی علوم کی بھی تعلیم کا اہتمام ہے، آپ کے اندر خود اعتمادی پیدا کی جارہی ہے کہ آپ کسی کے سامنے کسی بھی طرح کے مرعوبیت کے شکار نہ ہوں، علماء کی مجلس میں ہوں یا دانشوروں اور جدید طبقہ کی مجلس میں، کسی حال میں بھی مرعوبیت آپ کے سامنے نہ آئے۔ اس کے منہج تعلیم میں اسکی بھرپور رعایت رکھی گئی ہے، غرور و استکبار صحیح نہیں، لیکن خود اعتمادی کو غرور و استکبار نہیں کہتے، خود اعتمادی بڑی چیز ہے۔ یہ آپ کے اندر رہنی چاہئے۔

جامعہ کا بنیادی مقصد اقامت دین ہے، یہ پہلو ہمارے سامنے رہے۔ ہم عزم لیکر اٹھے ہیں کہ پوری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ دنیا کے نقشے میں اس وقت "طالبان طالبان" کی گونج ہے۔ آپ مسلسل جد و جہد جاری رکھیں تو آپ بھی انقلاب برپا کر سکتے ہیں، ایسا انقلاب جو ملت کے لئے بھی مفید ہو اور ملک کیلئے بھی۔

یاد رکھئے آپ ہی آبرو ہیں جامعہ۔ "آج ہم اپنی آبرو لوگوں کے سامنے پیش کیا کر رہے ہیں، اچھے طلبہ اپنے اساتذہ کی توقیر اور عزت میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں، علامہ شبلی نہ پیدا ہوتے تو ان کے استاد مولانا فیض الحسن صاحب اور

مولانا فاروق جیسا کوئی شخص کون جان سکتا تھا۔ علامہ شبلی نے اپنے اساتذہ کو بہت آگے بڑھایا ہے۔ بہترین شاگرد وہ ہوتا ہے جو اساتذہ کی کوتاہیوں پر پردہ ڈالتا ہے اور ان کی اچھائیوں کو ابھارتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہر استاد اپنے بچوں اور اپنے طلبہ کی ترقی اور انہیں آگے بڑھتا دیکھ کر خوش ہوتا ہے امید ہے کہ آپ جامعہ کو یاد رکھیں گے، اساتذہ کو یاد رکھیں گے اور ان کے اعزاز کو بڑھانے کا باعث بنیں گے۔

ماسٹر منور صاحب نے اس موقع پر فرمایا یہ الوداعی پارٹی یا الوداعی تقریب کوئی خوشی کی گھڑی نہیں ہوتی، بچھڑتے وقت کیسے خوشی ہو سکتی ہے؟ لیکن غور کیا جائے تو یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ آپ کے سرپرستوں نے جس مقصد کیلئے آپ کو ہمارے حوالہ کیا تھا وہ مقصد پورا ہوتا نظر آرہا ہے اور ہم باطل کے مقابلہ میں ایک تازہ کمک بھیجتے ہوئے فطری طور پر خوشی کا احساس بھی اپنے اندر پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ اپنی منزل مقصود پر پہونچنے میں کامیاب ہوں۔

آخر میں صدر جامعہ مولانا محمد عنایت اللہ اسد سبحانی صاحب کے اختتامی کلمات پر مجلس ختم ہو گئی۔ صدر محترم نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

عزیز طلبہ! موقع کی مناسبت سے جو باتیں اور جو نصیحتیں مفید ہو سکتی تھیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ساری باتیں اور وہ تمام نصیحتیں سامنے آچکی ہیں البتہ آخر میں اتنی بات مزید یاد رکھیں کہ جب ہمارا کوئی طالب علم فارغ ہوتا ہے چاہے عالمیت کرکے جا رہا ہو یا فضیلت کرکے، اسے ہم سند دیتے ہیں، اس سند پہ لکھا رہتا ہے "نحن اذ نمنحه هذه الشهادة نوصيه بتقوى الله والتمسك بكتابه وسنة رسوله والسعي لاقامة دينه واعلاء كلمته" (ہم جب کہ یہ سند دے رہے ہیں حامل سند کو یہ وصیت کرتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اس کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہے اس کے دین کی اقامت اور اس کے کلمہ کی

سربلندی کیلئے سعی و جہد کرتا رہے) یہ نہایت جامع وصیت ہے جو آپ کی شہادت یا سرٹیفکٹ پر لکھی رہتی ہے۔ جب بھی آپ اس شہادہ کو استعمال کریں یا دیکھیں تو ان الفاظ پر غور کریں، آپ کو اپنی حیثیت سامنے نظر آئے گی اور آپ کی ذمہ داریاں آپ کو یاد آجائیں گی۔ آپ کو سرٹیفکٹ ملی ہے لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ حقیقت میں علم کی تکمیل نہیں ہے بلکہ حصول علم کی راہ میں سفر کا آغاز ہے۔ علم کی کبھی بھی تکمیل نہیں ہوا کرتی۔ یہ وہ راستہ ہے جو کہیں ختم نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ انسان اپنی زندگی کی تمام منزلیں طے کرلیتا ہے، لیکن وہ تشنہ لب ہی رہتا ہے اس کی تشنگی کبھی دور نہیں ہوتی، یہ راستہ ایسا ہے ہی نہیں کہ آدمی اس میں آسودہ ہوسکے۔ ع

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول　　لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

اسی طرح یہ بات بھی ہمیشہ سامنے رہنی چاہئے کہ ناقص علم فائدے سے زیادہ نقصان کا سبب ہوتا ہے، لہذا اگر کوئی اس میدان میں اترتا ہے تو کبھی اسے تھوڑے پر قناعت نہیں کرنی چاہئے، اس کے برعکس اس کے اندر زیادہ سے زیادہ کی طلب ہونی چاہئے، اور علمی حیثیت سے اونچے سے اونچا مقام حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ کہنے والے نے سچ کہا ہے ؎ قدم بروں منہ از جہل یا ملا طوسی شو۔

علم کا مزاج ہی یہ ہے کہ جس قدر اس میں رسوخ اور استحکام پیدا کیا جاسکے کیا جائے، لیکن اگر رسوخ نہ پیدا ہوا ہو، اس میں درک حاصل نہ ہوا ہو، تو وہ علم زیادہ مفید نہیں ہوسکتا۔ کہا جاتا ہے اور صحیح کہا جاتا ہے "نیم حکیم خطرۂ جان نیم عالم خطرۂ ایمان"۔ آپ یہاں سے جانے کے بعد یہ نہ سمجھیں کہ آپ کا سفر مکمل ہوگیا آپ نے جو کام شروع کیا تھا اس کی تکمیل ہوگئی، نہیں، ایسا نہیں ہے۔ آپ نے تو ابھی اس بات کا سلیقہ سیکھا ہے کہ آپ اس راستہ میں کیسے چلیں۔ آپ نے جو علم حاصل کیا ہے، اس علم کی مثال ایک قندیل کی سی ہے، جس کی روشنی میں

آپ کو اپنی زندگی کا سفر طے کرنا ہے، یہاں سے جانے کے بعد آپ کوئی حرفت اختیار کرتے ہیں یا کوئی دوسری عملی جد وجہد کرتے ہیں یا تحصیل علم کا ہی سلسلہ جاری رکھتے ہیں، آپ کچھ بھی کریں اس چراغ کو بجھنا نہیں چاہئے، اس کو اور زیادہ روشن اور اس کی لو کو اور تیز تر ہونا چاہئے۔ اگر آپ نے اسے بجھا دیا یا کنارے رکھ دیا تو آپ کا پورا سفر اندھیرے میں طے ہوگا اور اندھیرے میں سفر کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ یہ چراغ جس کو آپ نے بہت جد وجہد کے بعد حاصل کیا ہے اس چراغ کی لو کو تیز سے تیز تر کرنے کی کوشش کیجئے اور جس شرط کے ساتھ آپ کو شہادت دی جاتی ہے اس شرط کو ہمیشہ سامنے رکھئے۔

میرے عزیزو! آپ نے یہاں جو شب و روز گذارے ہیں، اس پورے عرصہ میں آپ ملت کے بار منت سے گراں بار رہے ہیں آپ کبھی نہ سوچئے گا کہ آپ نے یہاں جو تعلیم حاصل کی ہے، وہ اپنے خرچ سے حاصل کی ہے، لہذا اپنی آئندہ زندگی کا پروگرام بناتے ہوئے تنہا اپنی ذات کو سامنے رکھنا ہے۔ ہرگز ہرگز آپ کے ذہن میں یہ غلط خیال نہیں آنا چاہئے۔ اس جامعہ کا سالانہ بجٹ اسی نوے لاکھ کے قریب ہوتا ہے۔ آخر یہ زبردست رقم کس پر خرچ ہوتی رہی؟ یہ کروڑوں کی عمارتیں ہیں، اساتذہ کرام کا اتنا بڑا اسٹاف ہے، سوچئے ملت کا کتنا زبردست سرمایہ اور ملت کی کتنی زبردست توانائی آپ کو تیار کرنے میں لگی رہی؛

میرے عزیزو! آپ جب یہاں سے جائیں گے تو آپ اپنے نہیں ہونگے ملت کے ہوں گے اور اسی لحاظ سے آپ کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا چاہئے یقین مانیے، آپ اپنے نہیں ہیں اپنے دین کے ہیں، اپنی قوم کے ہیں، اپنے خدا اور اپنے رسول کے ہیں اسی لحاظ سے آپ کو اپنا منہج عمل طے کرنا اور اپنی منزل اور غایت متعین کرنی ہے۔ اور اسی لحاظ سے اپنا پروگرام اور نظام الاوقات ترتیب دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور سے محسوس کریں اس سانے علم دین

کی عزت دے کر ہمیں جو اونچا مقام عطا کیا ہے اس مقام کا اپنے اندر شعور پیدا کریں، اور عزت و کرامت کی جو یہ خلعت پہنائی ہے اس خلعت کا حق ادا کر سکیں مختصر یہ ہے کہ ایک باوقار مومنانہ زندگی گذار سکیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بقیہ: حلقہ یاراں

مولانا مرحوم انتہائی خلیق، متواضع، اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے سادگی وقناعت ان کی صفتِ ثانیہ تھی۔ غیبت و بدگوئی سے کوسوں دور اور شکوہ شکایت سے مجتنب تھے۔ وہ تقریباً ۴۲ سال سے درس گاہ سے وابستہ رہے اور لار اور قرب وجوار کے علاقوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ ان کی رہنمائی میں جماعت کو اطراف واکناف میں پھیلی ہوئی بےشمار خرافات و بدعات کو ختم کرنے میں کامیابی ملی۔

مولانا کی وفات سے قصبہ لار میں ایک زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ مولانا مرحوم کی کوتاہیوں اور لغزشوں سے درگذر کرے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے، نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار

مسیح الزماں فلاحی ندوی

قصبہ لار ضلع دیوریا (یوپی)

حلقۂ یاراں

محترم ایڈیٹر صاحب "حیاتِ نو"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

امید کہ بخیر و عافیت ہوں گے

۲۷ر فروری ۱۹۹۶ء بروز منگل میرے والد محترم جناب محمد صدیق صاحب طویل علالت کے بعد ۷۶ سال کی عمر میں دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم قدیم رکن جماعت تھے اور ایک عرصہ سے صاحبِ فراش تھے۔ "حیاتِ نو" کے توسط سے قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ والد مرحوم کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

ابھی اس حادثہ سے ابھر بھی نہیں پائے تھے کہ ۲۰ر فروری ۹۶ء بروز بدھ یہ افسوسناک خبر پورے اہل لاریہ پر بجلی بن کر گری کہ درسگاہ اسلامی لاریہ کے سابق صدر مدرس اور قدیم رکن جماعت جناب مولانا شوکت علی صاحب اصلاحی اپنے رب کے جوارِ رحمت میں جا پہنچے۔ مولانا مرحوم اپنے آبائی وطن دہری گھاٹ میں عید کی نماز پڑھ کر اسی دن شام کو لاریہ واپس آئے کہ اچانک ان کا پیشاب بند ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے انہیں مثانے کے غدود کا آپریشن کرانے کا مشورہ دیا ۲۷ر فروری کی شام کو انہیں بیرل گنج ہاسپٹل لے جایا گیا۔ رات میں ان کا نہایت کامیاب آپریشن ہوا لیکن صبح ۹ بجے اچانک انہیں سینے میں درد کی شکایت ہوئی۔ ہاسپٹل کا پورا اسٹاف انکے پاس جمع ہو گیا۔ مگر صرف ۵ منٹ کے اندر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ان کا انتقال ہو گیا۔ ۱۱ بجے تک ان کا جسد خاکی لاریہ آ گیا اور اگلے روز صبح ان کی تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔ انتقال کے وقت انکی عمر ۷۰ سال تھی۔

بقیہ: صفحہ ۶۳ پر

غزل

ریاض قاصد

نظر ملا کے سوا غم کے کچھ بھی پا نہ سکے
وہ ہم کو بھول گئے ہم انہیں بھلا نہ سکے

رلا رہے تھے جو ہنستے ہوئے غریبوں کو
لبوں پہ اپنے وہ کوئی ہنسی سجا نہ سکے

زمانے والے ملائیں گے کیا نظر ہم سے
جو ہم سے قیصر و کسریٰ نظر ملا نہ سکے

مجھے تو ایسے جوانوں پہ رشک آتا ہے
جو حق پہ جان بھی دینے سے باز آ نہ سکے

لہو سے جن کے چراغاں تمام شہر ہوا
وہ حیف اپنے گھروں میں دیا جلا نہ سکے

بھروسہ غیروں پہ کیسے کرے بتائے کوئی
جب اپنے بھائی مصیبت میں کام آ نہ سکے

وہ سجدے اپنی نظر میں فضول ہیں قاصد
جبیں جھکا دی اگر دل کو ہم جھکا نہ سکے

فارم ۴

ماہنامہ مجلہ حیات نو

مقام اشاعت: بلریا گنج، اعظم گڑھ

وقفہ اشاعت: ماہنامہ

مالک: انجمن طلبہ قدیم جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڑھ

پرنٹر و پبلشر: نور محمد جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڑھ

ایڈیٹر: نور محمد جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڑھ

میں نور محمد پرنٹر و پبلشر و ایڈیٹر تصدیق کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا وضاحتیں میرے علم و اطلاع کے مطابق صحیح ہیں۔

نور محمد